ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

صدیقِ اکبر کا کردار و فرامین

(اسلامی بہنوں کے لیے)

16 - MARCH - 2017

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعے کے دن اور رات میں سو (100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستَّر (70) آخرت کی اور تیس (30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقرّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" "مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

1... جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف المیم ، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

2... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسروں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گی صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ جو کچھ سنو گی اسے سن کر سمجھ کر اس پہ عمل کرنے ،بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی، دوران بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچو نگی ،نہ بیان کی ریکارڈنگ کرونگی نہ اور کسی قسم کی آواز (کہ اسکی اجازت نہیں)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم یارِ غار، یارِ مزار، عاشقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاکیزہ کردار کی چند جھلکیاں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بابرکت فرامین سنیں گے آیئے پہلے ایک اِیمان اَفروز واقعہ سُنتے ہیں:

میرے محبوب کا کیا حال ہے؟

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیدتُنا عائشہ صِدِیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ آغازِ اسلام میں جب صحابہ کرام کی تعداد 38 ہو گئی تو حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اِعلانیہ اظہارِ اسلام کے لئے اجازت طلب کی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا اے ابو بکر ہم ابھی تعداد میں کم ہیں مگر حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اصرار فرماتے رہے یہاں تک کہ رسولُ اللہ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اظہارِ اسلام کی اجازت مرحمت فرمادی مسلمان مسجدِ حرام کے آس پاس کے علاقے میں پھیل گئے، ہر شخص اپنے خاندان کو اسلام کی دعوت پیش کرنے لگا حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو خطبہ اسلام دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور وہاں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی تشریف فرما تھے مُشرکینِ مکہ نے جب مسلمانوں کو کھلم کھلا دعوتِ اسلام دیتے دیکھا تو اُن کا خُون کھول اُٹھا اور انھوں نے مُسلمانوں کو مارنا شُروع کر دیا، حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھی مارا یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہو گئے جب آپ کے قبیلے بنو تیم کے لوگوں کو پتا چلا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کو گھر لے گئے، آپ کے والد ابو قحافہ اور بنو تیم کے لوگ بہت پریشان تھے، مسلسل آپ سے گفتگو کرنے کی کوشش کر رہے تھے بالآخر دِن کے آخری حصے میں آپ کو ہوش آ گیا جب انہوں نے آپ سے خیریت دریافت کی تو آپ کی زبان سے سب سے پہلا جملہ یہ نکلا کہ رسولُ اللہ کس حال میں ہیں؟ آپ کی یہ بات سُن کر قبیلے کے کئی لوگ ناراض ہو کر چلے گئے، آپ کی والدہ اُمُّ الخیر جب کچھ کھانے پینے کے لئے کہتیں تو آپ صرف ایک ہی جملہ کہتے رسولُ اللہ کس حال میں ہیں؟ مجھے صرف ان کی خبر دو یہ حالت دیکھ کر آپ کی والدہ کہنے لگیں اللہ کی قسم! مجھے آپ کے دوست کی خبر نہیں کہ وہ کس حال میں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: آپ اُمِ جَمیل بنتِ خطاب کے پاس چلی جائیں اور ان سے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں دریافت کریں، آپ کی والدہ، اُمِّ جَمیل بنتِ خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس آئیں اور کہا کہ میرا بیٹا ابو بکر آپ سے اپنے دوست محمد بن عبدُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں پوچھ رہا ہے کہ وہ کیسے ہیں؟ حضرت اُمِّ جمیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِس سوال کا جواب دینے کے بجائے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے کے پاس چلتی ہوں، دونوں حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پہنچیں تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان سے یہی پوچھا کہ رسولُ اللہ کس حال میں ہیں؟ حضرت اُمِّ جمیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے بتایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ محفوظ ہیں اور بالکل خیریت سے ہیں۔ آپ نے

پوچھا: حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس وقت کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: دارِ ارقم میں تشریف فرما ہیں۔ فرمایا: خدا کی قسم! میں اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا جب تک سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بذاتِ خُود نہ دیکھ لُوں، بہر حال جب سب لوگ چلے گئے تو آپ کی والدہ اور اُمِ جمیل بنتِ خطاب ، آپ کو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں لے گئیں، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اس عاشقِ زار کو دیکھا تو آبدیدہ ہو گئے اور آگے بڑھ کر اُنہیں تھام لیا، ان کے بوسے لینے لگے۔ یہ پُر بہار مُعاملہ دیکھ کر تمام مسلمان بھی فرطِ جذبات میں آپ کی طرف لپکے، آپ کو زخمی دیکھ کر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر بڑی رقت طاری ہوئی۔ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا: یارسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں ٹھیک ہوں بس چہرہ تھوڑا زخمی ہو گیا ہے۔ جس دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو تکالیف دی گئیں اسی روز آپ کی والدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُم سلمی اور حضرت سَیِّدُنا امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی اسلام لے آئے تھے۔ [1]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! آپ نے مُلاحظہ کیا کہ حضرت سَیِّدُنا اَبُو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عشقِ رسُول میں ڈوب کر دِینِ اِسلام کی اِشاعت و تَروِیج کیلئے کِس قدر مَصائِب و آلام برداشت کئے۔ اسلام کے اس عظیم مبلغ نے اپنا تَن من دَھن سب اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں قربان کر دیا، اس قدر تکالیف اور مَصائب پہنچنے کے بعد بھی اپنی فکر چھوڑ کر اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یاد کر رہے ہیں اور بے قرار ہیں کہ کسی طرح مجھے اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حال معلوم ہو جائے کہ آپ کسی پریشانی میں تو نہیں، ذرا غور فرمایئے کہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جانثار صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عشق و محبت کا تو یہ عالم تھا سوچئے! کیا ہم بھی اپنے پیارے آقا مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی محبت

1... تاریخ مدینہ دمشق، ۴۹/۳۰، البدایۃ والنہایۃ، ۳۶۹/۲

کرتے ہیں؟ کیا ہمارے اندر بھی اسلام کی خاطر قُربانی دینے کا جذبہ موجود ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تو جان ومال کی قُربانی دینے سے بھی نہیں گھبراتے تھے لیکن افسوس ہم سے صرف وقت کی قُربانی بھی نہیں دی جاتی۔ یاد رکھئے جو دینِ اسلام کی مدد کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مدد فرماتا ہے جیسا کہ پارہ 17 سورۃ حج کی آیت نمبر 40 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ   تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دِین کی مدد کرے گا۔ (پ۱۷، حج:۴۰)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مدد فرمائے گا جو اس کے دِین کی مدد کرے گا، حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اس کی مدد کرے جو اس (کے دِین) کی مدد کرے۔[1] حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: اَوْلیاءُ اللہ کی مدد کرنا، نبی کی خدمت، عِلْمِ دِیْن پھیلانا، سب اللہ کے دِیْن کی مدد ہے۔[2] لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی دِینِ اِسلام کی سربلندی کے لئے دعوت اسلامی کے 8 مدنی کام کرنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے راضی ہو۔

عطا ہو نیکی کی دَعوَت کا خُوب جَذبہ کہ دُوں دُھوم سُنّتِ مَحبُوب کی مَچا یارَب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِدِیقِ اکبر کا مختصر تعارُف

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! آیئے خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِیْن، جانشینِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، امیرُ المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مَزید حالات وواقِعات جاننے سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا

1... تفسیر درمنثور، پ۲۶، محمد، تحت الایۃ:۷، ۷/۴۶۲

2... نور العرفان، پ۱۷، حج، تحت الایۃ: ۴۰، ص۵۳۷

تَعارُف سماعت فرمایئے ! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نامِ نامی اسمِ گرامی عَبْدُ اللّٰہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت ابو بکر اور صِدِیق و عتیق آپ کے اَلقاب ہیں ، صِدِیق کا معنی ہے بہت زیادہ سچ بولنے والا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ زمانہ جاہِلیت ہی میں اِس لقب سے مشہور ہو گئے تھے کیونکہ ہمیشہ سچ بولتے تھے اور عتیق کا معنی "آزاد" ہے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ یعنی تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے دوزخ کی آگ سے آزاد ہو۔ اِس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ لَقَب ہوا۔[1] آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قریشی ہیں اور ساتویں پُشت میں آپ کا شجرۂ نسب رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خاندانی شجرے سے مل جاتا ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عامُ الفیل کے تقریباً اڑھائی برس بعد مکہ مُکرَّمہ میں پیدا ہوئے۔ امیرُ المُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ صَحابی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِسالت کی تصدیق کی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِس قدر عظیم شخصیت ہیں کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے اَفضل واَعلیٰ ہیں، آزاد مردوں میں سب سے پہلے اِسلام قبول کیا اور زندگی کے ہر موڑ پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دے کر جاں نثاری ووفاداری کا حق ادا کیا، 2 سال 7 ماہ مسندِ خِلافت پَر رونق افروز رہ کر 22 جمادَی الاُخریٰ 13ھ پیر شریف کا دن گزار کر وَفات پائی اَمیرُ المومنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نَمازِ جنازہ پڑھائی اور روضۂ مُبارَک میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پہلو میں دَفن ہوئے۔[2] اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... تاریخ الخلفاء، فصل فی اسمہ و لقبہ، ص۲۹

2... تارِیخُ الْخُلَفاء، ص۲۷، ۶۲، ۸۱ ملتقطاً

میں اپنے رب سے راضی ہوں

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! حضرت سَیِّدُنا ابُو بَکر صِدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ جلیلُ القدر صحابی ہیں کہ جن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک خاص مَقام حاصل تھا چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بِن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر تھا وہاں حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایسا لباس پہنے تشریف فرما تھے جس میں بٹنوں کی جگہ کانٹے لگے ہوئے تھے۔ اتنے میں جبریلِ امین بارگاہِ رِسالَت میں حاضِر ہوئے اور عرض کیا: یَا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج ابو بکر نے ایسا لباس کیوں پہنا ہوا ہے؟ فرمایا: اے جبریل! اس نے اپنا سارا مال فتحِ مکہ سے پہلے مجھ پر قربان کر دیا ہے۔ جبریل نے عرض کیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے ان سے پوچھئے کہ وہ اللہ سے راضی ہیں یا ناراض؟ نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ابو بکر! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں سلام ارشاد فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ مجھ سے راضی ہو یا نہیں؟ سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کیا: میں اپنے پروردگار سے ناراض کیسے ہو سکتا ہوں؟ میں اپنے رب سے راضی ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ [1]

تقدیمِ صِدّیقِ اکبر مِن جانبِ ربِّ اکبر

اسی طرح حضرت امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عَلِی المُرتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ارشاد فرمایا: میں نے بارگاہِ الٰہی میں تین (3) بار تمہیں مُقدَّم (یعنی افضل) کرنے کا سوال کیا، مگر بارگاہِ الٰہی سے ابُو بکر ہی کو مُقدَّم (یعنی

1... تاریخ مدینۃ دمشق، عبدُ اللہ ویقال عتیق، ۷۱/۳۰

افضل) کرنے کا حکم آیا۔[1]

سب سے بڑے پرہیز گار

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں ایک مقام پر آپ کو پرہیز گار فرمایا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ (پ ۳۰، اللیل: ۱۷) **تَرْجَمَۂ کنز الایمان:** اور بہت جلد اس سے دُور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اس آیت میں "اَتْقٰی" (یعنی سب سے بڑا پرہیز گار) سے مُراد سَیِّدُنا صِدِیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ چنانچہ امام فخرُ الدین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تفسیرِ کبیر میں ارشاد فرماتے ہیں: مُفسرینِ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ آیتِ مُبارَکہ اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں نازل ہوئی۔[2]

مَقامِ صِدِیقِ اکبر بارگاہِ رسالت میں

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کتنا بڑا مقام حاصِل ہے۔ کئی آیاتِ مُبارَکہ آپ کے حق میں نازل ہوئیں، اِسی طرح حُضُورِ اکرم نُورِ مُجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھی آپ کا مقام بہت اعلی تھا چنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابو عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں آپ کو سب سے بڑھ کر کون محبوب ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

1... تاریخ مدینۃ دمشق، عبدُ الله ویقال عتیق، ۳۰/۷۱

2... تفسیر کبیر، پ۳۰، اللیل:۱۷، ۱۱/۱۸۷

فرمایا: عائشہ۔ انہوں نے دوبارہ عرض کیا: مَردوں میں سے کون ہے؟ فرمایا: عائشہ کے والد۔[1] (یعنی حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھما سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی شیر خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ کھڑے تھے، اتنے میں حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حاضر ہوئے تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آگے بڑھ کر ان سے مُصافحہ فرمایا پھر گلے لگا کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مُنہ چوم لیا اور حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: اے ابو الحسن! میرے نزدیک ابو بکر کا وہی مَقام ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں میرا مقام ہے۔[2]

صِدیقِ اکبر کا جنت میں پُر تپاک استقبال

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھما سے رِوایَت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک ایسا شخص داخل ہو گا کہ تمام جنت والے اسے پکار پکار کر کہیں گے: مَرحَبا! مَرحَبا! یہاں تشریف لائیے، یہاں تشریف لائیے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بڑے تعجب سے پوچھا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم بھی اس شخص کو دیکھ سکیں گے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! وہ جنتی شخص تم ہی تو ہو۔[3]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کس قدر خُوش

1... صحیح البخاری،کتاب المغازی ،غزوۃ ذات السلاسل ،الحدیث:۴۳۵۸، ج۳، ص۱۲۶مختصرا

2... الریاض النضرۃ، ذکر منزلتہ...الخ، ج۱، ص۱۸۵

3... ابن حبان،کتاب اخبارہ عن مناقب الصحابۃ، ذکر ترحیب اھل الجنۃ بابی بکر،۶،جزء: ۹، ص۷،حدیث: ۶۸۲۸

نَصیب صَحابی ہیں کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل قرار پائے اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو جنت کی خوشخبری ارشاد فرمائی نیز آپ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ ہر مقام پر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہے حتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمانوں میں بھی آپ کا نام نبیِ کَریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام کے ساتھ ملا دیا جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایَت ہے کہ دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی پس میرا جس آسمان سے گزر ہوا میں نے وہاں اپنا نام لکھا ہوا پایا اور اپنے بعد ابو بکر کا نام بھی لکھا ہوا پایا۔[1] لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے خوب خوب محبت و عقیدت رکھیں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے کے صدقے ہم پر اپنی رحمت و رضوان کی بارش فرمائے۔

بَیاں ہو کس زَباں سے مرتبہ صِدیقِ اکبر کا ہے یارِ غار، محبوبِ خدا صدیقِ اکبر کا
رُسُل اور اَنبیا کے بعد جو اَفضل ہو عالَم سے یہ عالَم میں ہے کس کا مرتبہ، صدیقِ اکبر کا
علی ہیں اُس کے دُشمن اور وہ دُشمن علی کا ہے جو دُشمن عقل کا دُشمن ہوا صدیقِ اکبر کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خیر خواہی کا جذبہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذاتِ بابرکت کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بہترین اوصاف اور پاکیزہ کردار کا مالک بنایا تھا، آیئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کردار کی چند جھلکیاں سنتے ہیں چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذات میں لوگوں کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی کا جذبہ کوٹ کوٹ

1...مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی ابی بکر، ۹/۱۹، حدیث: ۱۴۲۹۶، تاریخ الخلفاء، ذکر ابو بکر الصدیق، ص۴۳

کر بھرا ہُوا تھا یہی وجہ تھی کہ دِینِ اِسلام قبول کرنے کی وجہ سے جو صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان مَظلُومانہ زِندگی بَسَر کر رہے تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اُن کیلئے رَحمت وشَفقت کے دریا بَہادِیئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ ظلم و ستم میں چکی میں پسنے والے مسلمانوں کے لئے صرف دل میں ہی ہمدردی کے جذبات نہ رکھتے تھے بلکہ انہیں تکلیف سے نجات دلانے کے لئے ہر ممکنہ کوشش فرماتے اور اگر مال خرچ کرنا پڑتا تواِس بھی گُریز نہ فرماتے۔ آیئے اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں:

حضرت سیدنا بلال کی آزادی

مشہور صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ جن کی والدہ کا نام حمامہ ہے، یہ سچے مومن اور پاکیزہ دل غلام تھے، ان کا مالک اُمَیَّہ بِن خَلَف انہیں سخت دھوپ میں لے جا کر مکہ سے باہر دہکتی ہوئی ریت پر چت لٹا کر سینے پر ایک بڑا پتھر رکھ دیتا اور کہتا: مُحَمّد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دین) کا انکار کرو ہمارے خداؤں کی عبادت کرو ورنہ یونہی مر جاؤ گے۔ حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ صرف یہی جواب دیتے : اَحَد اَحَد (یعنی اللہ صرف ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں)[1] ایک دن حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اس جگہ سے گزرے جہاں حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو ظلم کا نشانہ بنایا جارہا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا مکی گھر بَنِی جُمَح میں تھا آپ نے اُمیہ بن خلف کو ڈانتے ہوئے کہا: اس مسکین کو ستاتے ہوئے تجھے اللہ سے ڈر نہیں لگتا؟ کب تک ایسا کرتا رہے گا؟ وہ کہنے لگا: ابو بکر! تم نے ہی اسے خراب (یعنی مسلمان) کیا ہے تم ہی اسے چھڑالو۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے فرمایا: میرے پاس بلال سے زیادہ تندرست و توانا غلام ہے، بلال مجھے دے کر وہ تم لے لو۔ کہنے لگا: منظور ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے کچھ رقم اور غلام کے عوض انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ اس کے

1... الریاض النضرة، ذکر من اعتقه ...الخ ، ۱/ ۱۳۳تا۱۳۴

بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مزید چھ (6) ایسے ہی غلام آزاد کیے۔[1] یہ بھی مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پانچ اوقیہ (تقریباً ۳۲ تولے) سونا ادا کر کے خریدا تو فروخت کرنے والے نے کہا: ابو بکر! اگر تم صرف ایک اوقیہ سونے پر اَڑ جاتے تو میں اتنی قیمت میں ہی اسے فروخت کر دیتا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اگر تم سو (100) اوقیہ سونا مانگتے تو میں وہ بھی دے دیتا اور بلال کو ضرور خرید لیتا۔[2]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت ہی شفیق و مہربان تھے، کسی مومن کو تکلیف میں مبتلا نہ دیکھ پاتے اور اپنے مال و متاع کو اس کی جان پر فوقیت دیتے۔ اسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سمیت سات (7) غلاموں کو خرید کر آزاد فرما دیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نیک خصلت ہونے کے ساتھ ساتھ نیک کاموں میں انتہائی سبقت کرنے والے تھے۔

یارِ غار کا مالی ایثار

غَزوَہ تَبُوک کے موقع پر جب نبیِ کَریم، رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی امت کے مالداروں کو حکم دیا کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مالی اِمداد کے لئے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں تاکہ مُجاہِدِینِ اِسلام کے لئے کھانے پینے اور سواریوں کا اِنتِظام کیا جا سکے، محبوبِ رَحمن، شاہِ کون و مکان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِس فرمانِ رغبت نشان کی تعمیل کرتے ہوئے جس ہستی نے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنی ساری دولت بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں پیش کی وہ صحابی ابنِ صَحابی، عاشقِ اکبر حضرتِ سَیِّدُنا صِدِیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے گھر کا سارا مال وَمتاع آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

1... الریا ض النضرة، ذکر من اعتقه ...الخ ، ۱۳۴/۱

2...

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں ڈھیر کر دیا، نبیِ مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے یارِ غار کے اِس اِیثار کو دیکھ کر استِفسار فرمایا کیا اپنے گھر بار کے لئے بھی کچھ چھوڑا؟ نہایت اَدَب واحترام سے عَرض گزار ہوئے: اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ یعنی میں اللہ اور اُس کے رسول کے ذمہ کرم پر چھوڑ آیا ہوں۔[1] گویا ارشاد فرمایا کہ میرے اور میرے اہل و عیال کے لیے اللہ و رسول کافی ہیں۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا کیسا اعلیٰ جذبہ رکھتے تھے یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے بہت فضائل ہیں، حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نِشان ہے: جس مسلمان نے کسی بے لباس مسلمان کو کپڑا پہنایا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنتی لباس پہنائے گا اور جس نے کسی بُھوکے مُسلمان کو کھانا کھلایا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنتی پھل کھلائے گا اور جس نے کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلایا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے مہر لگی ہوئی پاکیزہ شَراب پلائے گا۔[2] ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی جتنا ہو سکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کریں تا کہ ہم پر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خُصُوصی اِنعام واِکرام ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِسلام کی دَعوَت کا انداز

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدِیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ خُوش نصیب صحابی ہیں جو مَردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے حضرت سَیِّدُنا ابنِ اسحاق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِسلام لاتے ہی اس کا اظہار بھی فرمادیا اور اس کی دعوت دینا بھی شُروع کر دی چونکہ آپ اپنی قوم میں نہایت ہی نرم دل، لوگوں کے دُکھ درد میں شریک ہونے والے اور سب کی

1... سبل الهدٰی والرشاد ،ذکر حثه علی النفقة...الخ ،۴۳۵/۵

2... سنن ابی داؤد ،کتاب الزکاة، باب فی فضل سقی الماء ،۲/۱۸۰،حدیث: ۱۶۸۲

پسندیدہ شخصیت تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قُریش کے حَسَب و نسب اور ان کی ہر اچھائی بُرائی سے اچھی طرح واقف تھے، آپ ایک مشہور اور خُوش اَخلاق تاجِر بھی تھے، قُریش کے تمام چھوٹے بڑے لوگ علمی و تجارتی خوبیوں اور پاکیزہ صحبت کے سبب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں حاضر ہوتے نیز آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے، آپ ان پر انفرادی کوشش کرتے، اسلام کی خُوبِیاں بیان فرماتے اورانہیں اِسلام کی دَعوَت دیتے۔ اس طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے پاس آنے والے کئی لوگوں پر انفرادی کوشش کر کے انہیں بھی اسلام میں داخل کرلیا۔[1]

گھر میں مسجد کی تعمیر

حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ابتدائے اسلام میں اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی تھی، جہاں وہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے اور نماز پڑھا کرتے تھے، لوگ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اس رُوح پَرور مَنظر کو دیکھ کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے آس پاس اکٹھے ہو جاتے، آپ کی تلاوتِ قرآن، عبادت ورِیاضت اور خوفِ خُدا میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا رونا لوگوں کو بہت متاثر کرتا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اس عمل کے سبب بھی کئی لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔[2] حضرت سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب قرآنِ پاک کی تلاوت فرماتے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنے آنسوؤں پر اختیار نہ رہتا یعنی زاروقطار رونے لگتے۔[3]

تلاوت میں رونا کارِ ثواب ہے

1... الریاض النضرۃ، الفصل الخامس فی ذکرمن...الخ ، ۹۱/۱

2... الریاض النضرۃ،الفصل الخامس فی ذکرمن...الخ ، ۹۲/۱

3... شعب الایمان، الحادی عشر من شعب الایمان ، ۴۹۳/۱، حدیث:۸۰۶

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! سنا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہوئے کس قدر گریہ وزاری کرتے حالانکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دنیا میں ہی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارک سے جنتی ہونے کا مُژدہ مل گیا، اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کس قدر خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے گریہ وزاری کرتے۔ ہمیں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہوئے رونا چاہیے اور اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنالینی چاہیے کیونکہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے رونا مستحب ہے، جیسا کہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے قرآنِ پاک کی تِلاوَت کرتے ہوئے رویا کرو اور رونا نہ آئے تو رونے کی سی صورت بنالو۔[1]

عطا کر مجھے ایسی رِقت خُدایا کروں روتے روتے تلاوت خدایا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گرمیوں میں روزے

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! جس طرح ہمارے پیارے صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عِبادَت گُزار تھے اِسی طرح کثرت سے روزے بھی رکھا کرتے تھے جیسا کہ آپ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ گرمیوں میں (نفل) روزے رکھتے اور سَردِیوں میں چھوڑ دیتے تھے۔[2] واقعی یہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ذوقِ عبادت تھا کہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے گریہ وَزارِی کرتے اور فرض روزوں کے علاوہ گرمیوں میں نفل روزے رکھتے، اگر آج ہم اپنی حالت پر غور کریں تو سردیوں میں فرض روزے بھی بہت مشقت کے ساتھ رکھتے ہیں حالانکہ سَردِیوں میں عُموماً دِن بہت چھوٹے اور راتیں بہت طَوِیل ہوتی ہیں اور دِن میں پیاس بھی بہت کم لگتی ہے جبکہ

1... ابن ماجہ،باب فی حسن الصوت ، ۲/ ۱۲۹،حدیث: ۱۳۳۷ملتقطا

2... الزھد للامام احمد،کتاب الزھد، زھد أبی بکر صدیق ،ص۱۴۱،حدیث: ۵۸۵

گرمیوں میں عُموماً دِن بہت طَوِیل اور راتیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں اور دن میں پیاس کی شِدت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یقیناً یہ دُنیا کی گرمی آخرت کی گرمی کے مُقابلے میں کچھ بھی نہیں کہ جب قِیامَت کا دِن ہو گا اور سُورَج سَوا مِیل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، شِدَّتِ پیاس سے زبانیں باہر نکل رہی ہوں گی، لوگ اپنے ہی پسینے میں شرابور ہوں گے، اس وقت کی گرمی برداشت کرنا یقیناً ہمارے بس میں نہیں، لہٰذا دنیا میں ہی اچھے اعمال کرلیجئے، رَبّ کی رِضا کو حاصِل کرلیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَنا لیجئے اور بروزِ قِیامَت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے سایہ عرش پانے کیلئے آج دنیا ہی میں نیکیوں کی کثرت کیجئے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِدیقِ اکبر اور مریضوں کی عیادت

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! حضرت سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکرِ خیر جاری ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ایک وصف یہ بھی تھا کہ آپ بیماروں کی غَم خواری کرتے ہوئے ان کی عِیادت بھی فرماتے تھے، چنانچہ ایک بار حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیمار ہوگئے، جب حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو معلوم ہوا تو آپ نے حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق اور حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا دونوں سے ارشاد فرمایا: حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیمار ہوگئے ہیں، ہمیں ان کی عیادت کے لیے ضرور جانا چاہیے۔ یہ سن کر وہ بھی تیار ہوگئے۔ لہٰذا تینوں، حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر پہنچے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیمار

1... تفسیر روح البیان،پ ۱۳،سورۃ الرعد،تحت الایۃ: ۳۱، ۳۷۷/۴

صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی عیادت فرمایا کرتے تھے لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ بیمار مسلمانوں کی عیادت کیا کریں کہ اس کی بہت برکتیں ہیں چنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایَت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے لئے اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ایک مُنادِی (یعنی ندا کرنے والا) اُسے مُخاطَب کرکے کہتا ہے: خُوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مُبارَک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹِھکانہ بنالیا ہے۔[1] لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی مریضوں کی عِیادَت کرکے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضا حَاصِل کریں اور جنت کے حقدار بنیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عَمَل کی توفیق عَطا فرمائے اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وسلَّم۔

اخراجات سے زائد رقم کم کروادی

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! قَناعَت اور کفایت شِعاری سے کام لینے کے معاملے میں بھی حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا جو بے مثال انداز ہے اُس میں یقیناً ہمارے لئے صبر و شکر کا درس بھی ہے اور قناعت کی ترغیب بھی۔ چُنانچہ ایک مَرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اَہلیہ محترمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو حَلوا کھانے کی خواہش ہوئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُن سے ارشاد فرمایا: ہمارے پاس اتنی رقم نہیں کہ ہم حلوا خرید سکیں۔ اُنہوں نے عَرض کی: میں اپنے گھریلو اخراجات میں سے چند دنوں میں تھوڑے تھوڑے پیسے بچا کر کچھ رقم جمع کرلوں گی اُسی سے حَلوا خرید لیں گے۔ فرمایا: ٹھیک ہے ایسا کرلینا۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ محترمہ نے رقم جمع کرنا شروع کی، کافی دنوں بعد تھوڑی سی رقم جمع ہوگئی، جب انہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بتایا تاکہ آپ حلوا خرید لیں تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ رقم لی اور بَیۡتُ الۡمال میں لوٹا دی اور فرمایا کہ یہ ہمارے اخراجات سے زائد ہے۔ اس کے بعد آپ

1... ترمذی ،کتاب البر والصلۃ ، باب ماجاء فی زیارۃ الاخوان ،رقم ۲۰۱۵ ، ج ۳ ، ص ۴۰۶

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آئندہ کیلئے بَیْتُ الْمال سے ملنے والے اخراجات سے اُتنی رقم کم کروادی۔[1]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اس حِکایت کو سُن کر خاص طور پر ان لوگوں کو غور کرنا چاہیے جو اپنی ہر خواہش کو پُورا کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کاش! ہمیں بھی اپنے نفس کی مخالفت کرنے نیز تقویٰ اور قناعت اختیار کرنے کا ذہن نصیب ہو جائے۔ یقیناً اس حکایت میں تمام اسلامی بہنوں کیلئے قناعت و خُود داری اپنانے، حرص و طَمَع سے خُود کو بَچانے اور اپنی آخِرت کو بہتر بنانے کیلئے خوب خوب سامانِ نصیحت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِدیقِ اکبر اور لواحقین سے تعزیت

اسی طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ایک وصف یہ بھی تھا کہ آپ کو جب کسی کے فوت ہونے کی اطلاع ملتی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کے عزیز و اقارب سے تعزیت فرماتے چنانچہ حضرت سَیِّدُنا قاسم بن محمد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایَت ہے کہ جب کسی کا انتقال ہو جاتا تو حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کے عزیزوں سے تَعزِیَت کرتے اور اُنہیں یوں فرماتے: تَسکِین میں کوئی مُصِیبَت نہیں، رونے دھونے کا کوئی فائدہ نہیں، موت اپنے بعد والے معاملات کے لیے آسان اور پہلے والے معاملات کے لیے سَخت ہے، تم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ ظاہری کو یاد کرو تمہاری مصیبت کم ہو جائے گی اور تمہارا اجر بڑھ جائے گا۔[2]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ حضرت سَیِّدُنا صِدِیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خلیفۃ المسلمین ہونے کے باوُجُود تعزیت کو ترک نہیں کرتے تھے لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور مُسلمانوں کی دِلجُوئی کی نیت سے مُصیبت زَدہ مُسلمان سے تعزیت کا ضرور اہتمام کیا کریں، احادیثِ

1... الکامل فی التاریخ ،ذکر بعض اخبارہ ومناقبہ ،۲۷۱/۲

2... التمہید لما فی المؤطا من المعانی والاسانید، عبد الرحمن بن قاسم بن محمد ،۹۷/۸

مُبارَکہ میں اس کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے کہ جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔[1]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! ضمناً تعزیت کے چند آداب بھی سن لیجئے چنانچہ (1) تعزیت مسنون (یعنی سنت) ہے۔ (2) تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے، اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہو گا مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اُسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں۔ (3) دفن سے پیشتر بھی تعزیت جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو (4) مستحب یہ ہے کہ میّت کے تمام اقارب سے تعزیت کریں، چھوٹے بڑے مَرد و عورت سب کو مگر عورت کو اُس کے محارم ہی تعزیت کریں۔ تعزیت میں یہ کہے، اللہ تعالیٰ میّت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر عطا کرے اور اس مصیبت پر ثَواب عَطا فَرمائے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پڑوسی سے جھگڑا مت کرو

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ایک وَصف یہ تھا کہ آپ کے دل میں پڑوسیوں کے لئے نہایت نرم گوشہ پایا جاتا تھا جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بِن قاسِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والِد سے رِوایَت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرحمن بن ابُو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے گُزرے تو وہ اپنے پڑوسی کو ڈانٹ رہے

1... المعجم الاوسط للطبرانی، باب الهاء، ذکر من اسمه هاشم، ۶/ ۴۲۹، حدیث: ۹۲۹۲ ملتقطا

2... بہارِ شریعت، حصہ چہارم، ۱/ ۸۵۲

تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: اپنے پڑوسی کے ساتھ جھگڑا مت کرو کیونکہ یہ تو یہیں رہے گا لیکن جو لوگ تُمہاری لڑائی کو دیکھیں گے وہ یہاں سے چلے جائیں گے۔[1]

پڑوسی کے حُقُوق

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں دیکھا آپ نے حضرت سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پڑوسی کے ساتھ جھگڑنے والے شخص کو کس قدر احسن انداز میں نیکی کی دعوت پیش کی اور واقعی جب پڑوسی آپس میں کسی بات پر جھگڑتے ہیں تو سراسر اُن کا اپنا ہی نقصان ہوتا ہے کیونکہ لڑائی کے بعد بھی انہیں ایک ساتھ ہی رہنا ہے اور ان کا آپس میں جھگڑا کرنا دیگر لوگوں کے لیے تماشا بن جاتا ہے۔ یاد رہے اسلام میں پڑوسی کے حُقُوق کی بہت اہمیت ہے چنانچہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرورِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑوسیوں کے اس قدر حُقُوق بیان فرمائے کہ ایسے لگا جیسے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے وراثت میں حصہ دار بنا دیں گے۔[2] اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی پڑوسیوں کا خُوب خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نصیحتوں کے مدنی پھول

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! حضرت سَیِّدُنا صِدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جس طرح اپنے کردار کے ذریعے لوگوں کی اصلاح فرمائی اسی طرح اپنے فرامین میں بھی تَربِیَت کے بہت سے مدنی پھول عطا

1... كنز العمال، كتاب الصحبة ، باب فى حقوق تتعلق بصحبة الجار، الجزء:۹، ۷۹/۵،حديث:۲۵۵۹۹

2... المعجم الكبير ،محمد زياد الالهانى عن ابى امامة، حديث: ۷۵۲۳، ج۸ ، ص ۱۱۱

فرمائے ہیں۔ چنانچہ حضرت رافع الخیر طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں مقام عزاۃ میں حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر تھا، میں نے عرض کی: آپ مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دو(2) بار فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تُم پر رحم کرے اور برکت دے۔(1) فرض نمازیں بروقت ادا کیا کرو۔(2) زکوٰۃ خُوشی سے دیا کرو۔(3) رمضان کے روزے رکھو(4) بَیْتُ اللہ کا حج کرو۔ اور(5) کبھی حاکم نہ بنو۔ میں نے عرض کیا: حُضُور! آج کل تو حکمران ہی امت کے بہترین لوگ ہیں۔ ارشاد فرمایا: آج کل اَمارت یعنی حکمرانی آسان ہے، لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ آئندہ زمانے میں فُتوحات کی زیادتی کے سبب حکومتیں بھی زیادہ ہوں گی اور اس طرح ممکن ہے کہ نااہل حکمران بھی آئیں گے۔ جب کہ کَل بروزِ قیامت حاکم کا حِساب لمبا ہوگا اور عذاب زیادہ جبکہ غیر حاکم کا حساب کم اور عذاب ہلکا۔ اس لیے کہ حکمرانوں ہی سے زیادہ ظُلم سَرزَد ہوتا ہے اور ظالم حاکم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عہد کو توڑ دیتا ہے۔ انہی حکمرانوں میں سے (عدل وانصاف کرنے والے) بعض اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّب بھی ہوتے ہیں اور بعض(ظلم وستم کے سبب) مردودِ بارگاہِ خدا بھی۔ خدا کی قسم! تم میں سے جب کوئی شخص ہمسائے کی بکری یا اونٹ قبضہ میں کرلے تو بڑا خوش ہوتا ہے کہ میں نے ہمسائے کی بکری یا اونٹ ہتھیالیا ہے، حالانکہ ایسوں پر عذاب نازل کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا زیادہ بڑا حَق ہے۔[1]

مکتوبِ عطّار

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَجَبُ المُرَجب کی آمد آمد ہے چنانچہ اس ضمن میں امیر اہلسنت کا مکتوب سماعت فرمائیے چنانچہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ؕ سگِ مدینہ محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے، تمام

1...شعب الایمان،فصل فی ذکرما ورد من التشدید،۶/۵۱،حدیث:۷۴۷۲،الریاض النضرة، ذکر ما یدل علی...الخ،۱/ ۲۵۳

اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، مَدارِسُ المدینہ اور جامِعَاتُ المدینہ کے اَساتِذہ، طَلَبہ، مُعلِّمات اور طالِبات کی خدمات میں کعبۂ مُشرَّفہ کے گِرد گھومتا ہوا گُنبدِ خضرا کو چُومتا ہوا رَجَبُ الْمُرَجَّب، شَعْبانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضانُ الْمُبارَك کے روزہ داروں کی بَرَکتوں سے مالامال جھومتا ہوا اسلام،

اَلسَّلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ　　اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

ہو نہ ہو آج کچھ مِرا ذکر حُضور میں ہوا　　ورنہ مِری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

(حدائقِ بخشش شریف ۹۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک بار پھر خوشی کے دن آنے لگے، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی آمد آمد ہے۔ اِس ماہِ مُبارَک میں عِبادت کا بیج بویا جاتا، شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں نَدامت کے اشکوں سے آبپاشی کی جاتی اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك میں رحمت کی فصل کاٹی جاتی ہے۔

تین ماہ کے روزے

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے قَدر دانو! تعلیم و تعلُّم (یعنی سیکھنے اور سکھانے) اور کسبِ حَلال میں رُکاوٹ نہ ہو، ماں باپ بھی بے سبب منع نہ کریں، کسی کی بھی حق تلفی نہ ہوتی ہو تو جلدی جلدی اور بہت جلدی مسلسل تین ماہ کے یا رَمَضانُ الْمُبارَك کے مکمَّل فرض روزوں کے ساتھ ساتھ جس سے جتنے بن پڑیں اُتنے نفل روزوں کے لیے کمر بستہ ہو جائیے، سحری اور اِفطار میں کم کھا کر پیٹ کا قفلِ مدینہ بھی لگائیے۔ کاش! ہر گھر میں اور میرے جملہ مَدارِسُ المدینہ اور تمام جامِعَاتُ المدینہ میں روزوں کی بہاریں آجائیں، بس پہلی رجب شریف سے ہی روزوں کا آغاز فرمادیجئے۔

رجب کے ابتدائی تین روزوں کی فضِیلت

رَجب شریف کے ابتدائی تین روزوں کے فضائل کی بھی کیا بات ہے! حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ

اِبْنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ بے چین دلوں کے چین، رحمتِ دارَین، تاجدارِ حرمین، سرورِ کونین، نانائے حَسنین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: رجب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کَفّارہ ہے اور دوسرے دن کا روزہ دو سال کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کَفّارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔[1]

نیکیاں ہوتی ہیں سرکار نِکوکار کے پاس　　　میں گنہگار گناہوں کے سِوا کیا لاتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نفلی روزوں کے بھی کیا فضائل ہیں! اِس ضِمن میں دو احادیثِ مبارَکہ مُلاحَظہ فرمایئے:

﴾1﴿ فِرِشتے دُعائے مغفِرت کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عُمارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ سراپا برَکت میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: "تم بھی کھاؤ۔" میں نے عرض کی: میں روزے سے ہوں۔ تو رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے، فِرِشتے اس (روزہ دار) کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔[2]

﴾2﴿ روزہ دار کی ہڈیاں کب تسبیح کرتی ہیں

حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِّ اَکرَم، نُورِ مُجَسَّم، شَاہِ آدم و بنی آدم، رسُولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ مُعَظَّم میں حاضِر ہوئے، اُس وقت حُضُورِ پُرنُور، شافِعِ یَومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1... جامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ، حرف الصاد ،ص۳۱۱ ،حدیث: ۵۰۵۱،فَضائِلُ شَہْرِ رَجَب لِلخَلّال ص ۶۴

2... سُنَنِ تِرمِذی، کتاب الصوم،باب ما جاء فی فضل الصائم...الخ،۲/ ۲۰۵ ،حدیث: ۷۸۵

والِہٖ وَسَلَّم ناشتا کر رہے تھے، فرمایا: ”اے بِلال! ناشتا کرلو۔“ عرض کی: ”یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّم! میں روزہ دار ہوں۔“ تو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہم اپنی روزی کھا رہے ہیں اور بلال کا رِزق جنّت میں بڑھ رہا ہے۔ اے بلال! کیا تمہیں خبر ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈّیاں تسبیح کرتی ہیں، اسے فرشتے دُعائیں دیتے ہیں۔ (1)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اگر کھانا کھاتے میں کوئی آجائے تو اُسے بھی کھانے کے لیے بُلانا سُنَّت ہے، مگر دِلی اِرادے سے بُلائے جُھوٹی تَوَاضُع نہ کرے، اور آنے والا بھی جُھوٹ بول کر یہ نہ کہے کہ مجھے خواہش نہیں، تاکہ بُھوک اور جُھوٹ کا اجتماع نہ ہو جائے، بلکہ اگر (نہ کھانا چاہے یا) کھانا کم دیکھے تو کہہ دے: بَارَكَ اللّٰہ (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ برکت دے) یہ بھی معلوم ہوا کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّم سے اپنی عبادات نہیں چُھپانی چاہئیں بلکہ ظاہر کر دی جائیں تاکہ حُضُورِ پُرنُور، شافِعِ یَوْمُ النُّشُوْر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّم اِس پر گواہ بن جائیں۔ یہ اظہارِ رِیا نہیں۔ (2)

مُطالَعہ کر لیا ہو تب بھی دونوں رِسالے (۱) ”کفن کی واپسی مَعَ رجب کی بہاریں“ اور (۲) ”آقا کا مہینا“ پڑھ لیجئے۔ نیز ہر سال شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا باب ”فیضانِ رَمضان“ بھی ضَرور پڑھ لیا کریں۔ ہوسکے تو عِیدِ مِعْرَاجُ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّم کی نسبت سے 127 یا 27 رسالے یا حسبِ توفیق فیضانِ رَمضان بھی تقسیم فرمایئے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب کمایئے، تمام اسلامی بھائیوں بِالعُموم اور جامِعاتُ المدینہ اور مدارِس المدینہ کے جُملہ قاری صاحبان، اَساتِذہ، ناظمین اور طَلَبہ کی خدمتوں میں بِالخُصُوص تڑپتی ہوئی مَدَنی عرض ہے کہ براہِ کرم! (میرے جیتے جی اور مرنے کے

1... شُعَبُ الْاِیمان ،باب فی الصیام،فضائل الصیام، ۳/ ۲۹۷ حدیث: ۳۵۸۶

2... مرآۃ المناجیح، ۳/ ۲۰۲ بتغیر قلیل

بعد بھی) زکوٰۃ، فِطرہ، قربانی کی کھالیں اور دیگر مَدَنی عطیات جمع کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا کیجئے۔

(اسلامی بہنیں دیگر اسلامی بہنوں اور محارِم کو مَدَنی عطیات کی ترغیب دلائیں)

خصوصی مَدَنی پھول: جو بھی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن مَدَنی عطیات اکٹھا کرنا چاہتے ہیں انہیں چندے کے ضروری احکام معلوم ہونا فرض ہے، تاکید ہے کہ اگر پڑھ چکے ہیں تب بھی دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 100 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''چندے کے بارے میں سُوال جواب'' کا دوبارہ مُطالَعہ فرمالیجئے۔

یَااللہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضانُ الْمُبارَك میں مدنی عطیّات اور بَقَر عید میں کھالیں جمع کرنے کیلیے کوشش کر کے جو عاشقانِ رسول میرا دل خوش کرتے ہیں، تُو ان سے ہمیشہ ہمیشہ کیلیے خُوش ہو جا اور اُن کے صدقے مجھ گنہگاروں کے سردار سے بھی سَدا کے لیے راضی ہو جا، یَااللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اسلامی بھائی اور اسلامی بہن (عذر نہ ہونے کی صورت میں) ہر سال تین ماہ کے روزے رکھنے اور ہر برس جُمادَی الْاُخرٰی میں رِسالہ ''کفن کی واپسی'' اور ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب میں ''آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مہینا'' اور شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں ''فیضانِ رَمَضان'' (مکمَّل) پڑھ یا سُن لینے کی سَعادَت حاصِل کرے مجھے اور اُس کو دُنیا اور آخرت کی بھلائیاں نصیب فرما اور ہمیں بے حساب بخش کر جنَّتُ الفِردوس میں اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں اِکٹھا رکھ۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

جَشْنِ مِعْراجُ النَّبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

دعوتِ اسلامی کی طرف سے رَجَبُ الْمُرَجَّب کی 27ویں شب، جَشْنِ مِعْراجُ النَّبِیْ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سلسلے میں ہونے والے اجتماعِ ذِکر و نعت میں تمام اسلامی بہنیں انفرادی کوشش کرتے ہوئے اپنے محارم کو از ابتدا تا اِنتہا شرکت کی ترغیب دلائیے، نیز 27 رجب شریف کا روزہ رکھ کر 60 ماہ

کے روزوں کے ثواب کے حقدار بنئے۔

رجب کی بہاروں کا صدقہ بنادے ہمیں عاشِقِ مُصْطَفٰے یاالٰہی

آنکھوں کی حفاظت کے لیے مَدَنی پھول

پانچوں وقت نماز کے بعد سیدھا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر "یَا نُوْرُ" 11 بار ایک سانس میں پڑھئے اور دونوں ہاتھوں کی تمام انگلیوں پر دم کرکے آنکھوں پر پھیر لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہعَزَّوَجَلَّ نابینائی، نظر کی کمزوری اور آنکھوں کے جُملہ امراض سے تحفُّظ حاصل ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اندھا پن بھی دُور ہو سکتا ہے۔

نفل روزوں کی مَدَنی تحریک

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! آیئے نفل روزوں کے بارے میں چند مدنی پھول سُنتے ہیں چنانچہ (1) فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اگر کسی نے ایک دِن نَفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اِس کا ثواب پورا نہ ہو گا، اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا۔ (مسند ابی یعلی، ج۵، ص۳۵۳، حدیث ۶۱۰۴) (2) **عاشقانِ روزہ کی تنظیمی دَرَجہ بندی: ممتاز:** جو صومِ داوٗدی یعنی ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھے یا مہینے میں کم از کم 15 روزے اپنی سہولت کے مطابق رکھے یا پانچ(5) ممنوعہ ایام کے علاوہ سارا سال روزے رکھے۔ (عید الفطر اور ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجة الحرام کو روزہ رکھنا مکروہِ تحریمی ہے۔)[1] **بہتر:** جو ہر پیر شریف اور جمعرات کا روزہ رکھے (پیر اور جمعرات کا روزہ سُنّت ہے، البتہ جو اپنی سَہولت کے مطابق مَدنی ماہ میں سات روزے رکھ لے وہ بھی تنظیماً "بہتر" میں شمار ہو گا۔) **مناسب:** جو ہر پیر شریف کو یا مجبوری ہو تو ہفتہ وار چھٹی والے دن روزہ رکھے (یُوں مہینے میں چار پانچ روزے ہوں گے۔) (3)

1... در مختار و ردالمحتار، ۳/ ۳۹۱

نفل روزہ: قصداً شروع کرنے سے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے، اگر توڑے گا تو قضا واجب ہو گی۔[1]

(4)ماں باپ اگر بیٹے کو نَفل روزے سے اس لیے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والدین کی اطاعت کرے۔[2] (5) شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار مدنی مذاکرہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نفلی روزوں پہ استقامت پانے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونا بھی ہے لہٰذا آپ بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جایئے اور نفلی روزوں کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے 8 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے دعوت اسلامی کے 8 مَدَنی کاموں میں سے ایک ہفتہ وار مَدَنی کام "مَدَنی مذاکرے" میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ مَدَنی مذاکرے کی تو کیا ہی بات ہے کہ اس میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق مفید معلومات کے ساتھ ساتھ کثیر عِلمِ دِیْن بھی حاصل ہوتا ہے۔ علمِ دِین کی فضیلت کے تو کیا کہنے، حضرت سَیِّدُنا ابُوذَر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے 100 رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے علم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے 1000 رکعت نوافل

1... در مختار، ۳/ ۴۷۳

2... ردالمحتار، ۴۷۸/۳

3... درمختار، ۳/ ۴۷۷

پڑھنے سے بہتر ہے۔[1]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! آیئے، ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے اَوّل تا آخر دیکھنے / سننے کی سعادت حاصل کریں گے اور دُوسری اسلامی بہنوں کو بھی مدنی مُذاکرے دیکھنے / سننے کی دعوت دیتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی مدنی مذاکرے دیکھنے کا ذوق عطا فرمائے۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ مُصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول

(1) دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ (2) جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[3] (3) ہاتھ ملاتے وقت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: "یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَ لَکُم" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) (4) دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں

1... ابن ماجہ، کتاب السنة،باب فی فضل من تعلم، ۱۴۲/۱، حدیث:۲۱۹

2... مشکاۃ الصابیح،کتاب الایمان،باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ، ۹۷/۱،حدیث:۱۷۵

3... شعب الایمان، ۴۷۱/۶، حدیث: ۸۹۴۴

گے اِن شاءَ اللہ عزَّوَجلَّ قَبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[1] (5) آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے (6) فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مسلمان اپنے بھائی سے مُصافَحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالٰی دونوں کے گزَشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[2] (7) مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب "بہارِ شریعت حصّہ 16" اور "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

1... مسند امام احمد، ۴/ ۲۸۶ حدیث: ۱۲۴۵۴

2... کَنْزُ الْعُمّال، ۹/ ۵۷

3... بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/ ۹۸